اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳	مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ فروری۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے آج مندرجہ ذیل اعلان بورڈ پر لکھا گیا۔

"میرے پاس رپورٹ پہنچی ہے۔ کہ مستری محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کی دوکان کے سامنے اعداء کی طرف سے بعض اشتعال انگیز اعلان یا نظمیں بازار میں لگائی جاتی ہیں۔ اور اس کے جواب میں احمدیوں کی طرف منسوب کر کے کسی نامعلوم شخص کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے چونکہ ہمارا طریق ہمیشہ سے یہ رہا ہے۔ کہ ہم باوجود اشتعال دلانے کے صبر و تحمل سے کام لیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ چوک بازار کے کسی حصہ میں کوئی اعلان اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ کوئی اشتہار یا نظم چسپاں کی جا سکتی ہے۔ جب تک کہ اس کی باقاعدہ منظوری نظارت خاص سے حاصل نہ کر لی جائے۔ اس ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والے احمدی سے سخت باز پرس کی جائے گی۔"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان صدّیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے

(فرمودہ ۱۵ فروری ۱۹۰۳ء)

"یاد رکھو۔ دنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ اس کی اپنی کمزوری ہے۔ کہ اپنی جیسی مخلوق کو نافع یا ضار سمجھتا ہے۔ نفع اور ضرر اللہ ہی سے ملتا ہے۔ ہماری مراد اس سے یہ ہے۔ کہ انسان معرفت کی آنکھ سے خدا کو شناخت کر لے۔ جب تک عملی طور پر خداشناسی کو ثابت کر کے نہ دکھائے۔ تو دہریہ ہے۔ ہم نے غور کیا ہے۔ قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں۔ ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنےٰ ادنےٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض جھوٹ تو دوکاندار بولتے ہیں۔ اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے۔ مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں۔ کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے۔ اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان با مدارِ شورشِ احرار کا پردہ

ازجناب میاں محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ

فصیح البیانانِ معنی گرائے — طلیق اللسانانِ طبع آزمائے
بقانون سازی چو آرند رائے — بہ دیوانِ دانش بجویند جائے

بنامِ ظفر فتح بالش کنند
زِ چندیں جہاں انتخابش کنند

ہنا و عدو خیر خواہِ خلیل — کہ شانش رفیع است و قدرش جلیل
بہ برہان و حجت بہ بحث و دلیل — کند خصم را پست و خوار و ذلیل

بہ تقریر و تحریر خوب بے دریغ
چو بارندہ میغ و چو بُرندہ تیغ

برومندِ نخلے گراں سایۂ — ز اخلاقِ اسلامیاں آیۂ
گرامی تر از ہر گراں مایۂ — گرامی کُن منصب و پایۂ

نہ از منصب اُو سربلندی گرفت
کہ منصب از و ارجمندی گرفت

حقائق پژوہے زباں آورے — دقائق شناسے ہنر پرورے
بخدمت گزاری سروسرورے — بہ نصفت شعاری خور و خاورے

چو در احمدیت یکے در شود
گہر گردد و زیبِ افسر شود

بچندیں ہنرہا چو ممتاز شد — در کامگاری بروباز شد
زپایہ بہ پایہ سرافراز شد — بہ ایوانِ عالی نواساز شد

چو منشورِ منصب برو خواندہ شد
سرِ بدسگالاں فرو ماندہ شد

حسابش تہاں بر محاسب نبود — کہ حقدارِ حق بود و غاصب نبود
طلب گارِ جاہ و مناصب نبود — ولے ردِّ خدمت مناسب نبود

بسا عہدہ یا مزدِ بازوئے اُو
نسنجد جوے در ترازوئے اُو

بہ تحقیق حق چوں بہ بندی میاں — ہمہ پے بری نامۂ نامیاں
ببوئی اگر درد اسلامیاں! — تعصب نیاری بگو در میاں

عدیلش نیابی بہ شرف و علو
کہ لاریب فیہ و لیس الغلو

دعا ہائے مظہر برومند باد — ظفر باد و تا باد خورسند باد
نکو مظفر و نیک پیوند باد — بہ اخلاقِ نیکو فروبند باد

نگہدار دش حق ز عین الکمال
نیابد رہے در کمالش زوال

(باقی)

رتی چھلہ کے متعلق مجسٹریٹ علاقہ کے حکم کی نگرانی

مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے رتی چھلہ کے احاطہ کے متعلق جو حکم ۲۱ جنوری کو دیا تھا۔ اس کے خلاف سیشن جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں درخواست نگرانی کی سماعت کی تاریخ ۲۵ فروری مقرر ہوئی ہے۔ (رپورٹر)

نیشنل لیگ کھوال ضلع گورداسپور کی قرارداد

احرار کی شرارتوں کے متعلق حکام کی غفلت

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ سے عملی قدم اٹھانے کی درخواست

۱۱ فروری بعد نماز عشاء نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت نیاز محمد صاحب پریذیڈنٹ نیشنل لیگ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ احرار جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز قادیان میں گذشتہ سال کی شرارتوں کا اعادہ کر رہے ہیں۔ لیکن افسران متعلقہ بالکل خاموش ہیں۔ ان کی یہ صریح بے انصافی اور غفلت بہت بڑے فتنہ کی پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ ہم صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کی آواز کے منتظر ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ خطرناک صورت حالات کے پیدا ہونے سے پیشتر انسدادی تدابیر عمل میں لائے۔

(۲) یہ جلسہ صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کی خدمت میں پُر زور گزارش کرتا ہے۔ کہ کمینہ خصلت دشمن کے حملوں کی مدافعت کے لئے فوری طور پر مناسب قدم اٹھایا جائے۔ ابھی دیر ہمارے لئے ناقابل برداشت ہو رہی ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ سلسلہ کے ناموس کی خاطر ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

(۳) فیصلہ ہوا کہ اس کارروائی کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہز ایکسیلنسی وائسرائے صاحب بہادر۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب پنجاب۔ جناب صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

سیکرٹری نیشنل لیگ اٹھوال

چٹھیوں کے محصول ڈاک کے متعلق ضروری اعلان

احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ڈاک خانہ کے موجودہ قواعد کے رو سے ایک آنہ کے ٹکٹ پر صرف ۶ ماشہ وزن کی چٹھی جا سکتی ہے۔ اور ۶ ماشہ وزن میں صرف پتلا کاغذ اور ہلکا لفافہ جا سکتا ہے۔ اکثر دوست خطوط بھیجتے وقت سمجھ لیتے ہیں۔ کہ خط کا وزن چھ ماشہ کے اندر ہے۔ اور کہ ایک آنہ کا ٹکٹ اس کے لئے کافی ہوگا۔ لیکن اگر وزن چھ ماشہ سے ذرہ بھر بھی زیادہ ہو۔ تو ڈاک خانہ اس چٹھی کو بیرنگ کر کے دو پیسے محصول وصول کرتا ہے۔ اور قادیان کے ڈاک خانہ کا عملہ تو اپنے احراری میلان کی وجہ سے سرکاری ملازمت کے نشہ میں اس معاملہ میں بہت ہی سختی کرتا ہے۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے کہ وہ بجز ان خطوط کے جن کا وزن یقینی طور پر ۶ ماشہ کے اندر ہو۔ اور جن پر ایک آنہ کا ٹکٹ کافی ہو۔ باقی تمام خطوں پر سوا آنہ کا ٹکٹ لگایا کریں۔ اور جو چٹھیاں زیادہ وزنی ہوں۔ ان کو تلوا کر ان پر کافی ٹکٹ لگایا جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے بنیادی اصول

(۲)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ دسمبر ۱۹۳۵ء کو جلسہ سالانہ پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

چوتھا مقصد

جو تحریک جدید سے میرے مدنظر تھا۔ وُہ یہ ہے۔ کہ میں آئندہ فتن کے لئے جماعت کو ہوشیار کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے بہت غور کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ خالی اخلاص اس وقت تک کام نہیں آتا جب تک کسی کام کے کرنے کی مشق انسان کو نہ ہو۔ جو ماں کو اپنے بچہ سے اخلاص ہوتا ہے کیا تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ وُہ کسی ڈاکٹر کو ہوسکتا ہے ان دونوں کے اخلاص میں

زمین و آسمان کا فرق

ہے۔ مگر بچہ کا علاج ماں نہیں کرسکتی۔ بلکہ ڈاکٹر ہی کرسکتا ہے۔ سل مشہور مرض ہے۔ زمیندار عام طور پر اسے کھنگ تاپ کہتے ہیں۔ یہ سل کا مرض ایسا ہے۔ کہ ہزاروں ڈاکٹروں میں سے کوئی ایک ڈاکٹر اس مرض کے علاج میں مہارت رکھتا ہے۔ لیکن بعض زمینداروں سے جب ذکر ہو۔ تو وہ کہہ دیں گے۔ ہمارے پاس کھنگ تاپ کی ایسی دوا ہے۔ جو کبھی خطا نہیں کرتی۔ اور واقعہ میں بعض ادویہ عوام میں ایسی مشہور ہیں کہ ان کا اثر حیرت انگیز ہوتا ہے۔ مثلاً

سنکونا کی چھال

وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ جو زمیندار استعمال کیا کرتے تھے۔ مگر اب ڈاکٹروں نے کونین وغیرہ دواؤں کی صورت میں ان کی شکل تبدیل کردی۔ حال ہی میں کوڑھ کے علاج کے لئے چالموگرا آئیل (Chaul Mogra Oil) ایک مشہور دوا نکلی ہے۔ جسے جنگل کے لوگ کوہڑیوں کے علاج میں آج سے کچھ عرصہ پہلے استعمال کیا کرتے تھے۔ اب اسے ڈاکٹروں نے شکل کی تبدیلی سے

کوڑھ کا اعلےٰ علاج

تسلیم کرلیا ہے۔ اور ان چیزوں سے جو فائدہ ڈاکٹروں نے اٹھایا ہے۔ وُہ زمینداروں نے نہیں اٹھایا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ڈاکٹر اپنے

فن کا ماہر

ہوتا ہے۔ اور وُہ جانتا ہے۔ کہ فلاں دوا فلاں موقعہ پر استعمال ہو گی۔ اور فلاں موقعہ پر نہیں یا فلاں فلاں دواؤں سے مل کر اس کی یہ تاثیر ہوجاتی ہے۔ اور اگر الگ کھلائیں۔ تو یہ تاثیر ہوتی ہے۔ لیکن زمیندار ان باتوں کو نہیں جانتا وُہ اتنا ہی جانتا ہے۔ کہ دوائی گھوٹی اور مریض کو پلا دی۔ چاہے وُہ جئے۔ یا مرے۔ تو مشق انسان میں بہت بڑی طاقت پیدا کر دیا کرتی ہے اگر ایک انسان کے ہاتھ میں لٹھ ہو۔ مگر وُہ اسے چلانا نہ جانتا ہو۔ تو اس لٹھ کے رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر وُہ

لٹھ چلانے میں مہارت

رکھتا ہو۔ تو ایک لٹھ سے ہی وُہ کئی دشمنوں کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ ہماری جماعت کے ایک دوست بنّوٹ کے ماہر ہیں۔ وُہ سنایا کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ان پر چالیس پچاس آدمیوں نے مل کر حملہ کر دیا مگر چونکہ وُہ بنّوٹ کے ماہر تھے۔ اس لئے انہوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور ان چالیس پچاس آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ جب مقدمہ چلا۔ اور معاملہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ تو اس نے یہ ماننے سے ہی انکار کر دیا۔ کہ ایک آدمی نے چالیس آدمیوں کو زخمی کر دیا ہے۔ اور مقدمہ کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا۔ تو مہارت ایک ایسی چیز ہے کہ جب یہ پیدا ہوجائے۔ تو جس چیز کی بھی مہارت ہو۔ اس سے انسان پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن اگر مہارت نہ ہو۔ اور خالی اخلاص ہو تو وقت آنے پر اخلاص دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے۔ اور کسی کام نہیں آسکتا۔ مثلاً اگر کسی کے عزیز کا سر پھٹ جائے۔ تو اس موقعہ پر اگر اسے

فرسٹ ایڈ

نہیں آتی۔ تو چاہے۔ یہ اس کے غم میں سر پھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ مگر اپنے عزیز کے سر سے خون نہیں بند کرسکیگا۔ یا مثلاً زخم پر پٹی باندھنا ہے۔ بظاہر انسان سمجھتا ہے۔ کہ یہ معمولی بات ہے۔ حالانکہ یہ کام بھی بغیر مشق کے نہیں آسکتا۔ میرے گھٹنے میں ایک دفعہ درد ہوا۔ ڈاکٹر صاحب پٹی باندھ کر جاتے۔ تو وہ دو دو دن تک بندھی رہتی۔ لیکن ایک دن پٹی میں نے خود باندھ لی۔ اس دن باہر نماز پڑھانے کے لئے جو گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ پٹی میرے پاؤں میں پڑی ہوئی ہے۔ یا مثلاً دبانا ہے۔ لوگ اسے معمولی کام سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ کام بھی بغیر مشق کے نہیں آسکتا۔ اب تو پہرے والے کسی کو آگے آنے نہیں دیتے۔ لیکن اس سے پہلے

دبانے کی مشق

ہمیشہ مجھ پر ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میں نے دیکھا ہے۔ آپ کئی دفعہ نماز کے بعد جلدی گھر تشریف لے جاتے۔ والدہ صاحبہ نے دریافت کرنا۔ کہ اتنی جلدی آپ کیوں آگئے۔ تو آپ نے فرمانا۔ ایک ایسا دبانے والا مجھے دبانے لگ گیا تھا۔ کہ مجھے اس سے سخت تکلیف ہوئی۔ مگر چونکہ مجھے منع کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی تھی۔ اس لئے آپ ہی اُٹھ کر اندر چلا آیا۔ مجھے خود بھی کئی دفعہ اسی طرح کی تکلیف ہوئی ہے۔ حالانکہ یہی دبانے کا کمال جب کسی کو حاصل ہوجائے۔ تو لوگ بڑے شوق سے اسے دبانے کے لئے بلاتے ہیں۔ لاہور میں

ایک یوروپین ڈاکٹر

تھا۔ اب تو وُہ ولایت چلا گیا ہے۔ وُہ محض پندرہ روپیہ فیس اس بات کی لیا کرتا تھا۔ کہ مریضوں کو دباتا اور اس عمدگی اور خوبی سے دباتا۔ کہ محض دبانے سے کئی بیماریوں کا علاج کر دیتا۔ تو ہر چیز مشق سے آتی ہے۔ اس کے بغیر نہیں آسکتی۔ حکومتیں چونکہ ان باتوں کو جانتی ہیں۔ اس لئے وُہ ہمیشہ اپنے سپاہیوں کو مشق کراتی رہتی ہیں۔ لیکن جو اپنے سپاہیوں کو مشق کرانا چھوڑ دیں۔ ان کا سوائے اس کے کیا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ کہ دشمن حملہ کرکے اُن کے ملک پر قابض ہوجائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک بادشاہ کو خیال آیا۔ کہ بلا ضرورت فوجوں پر جو روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ملک پر کبھی دشمن نے حملہ کیا۔ تو سارے قصابوں کو بلا کر میدان جنگ میں بھیجدیا جائے گا۔ کہ جاؤ دشمن کا مقابلہ کرو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور فوجیوں کو

ملازمت سے برطرف

کر کے گھر بھیج دیا۔ جب دشمنوں کو پتہ لگا۔ کہ بادشاہ نے ایسا عقلمندی کا حکم دیا ہے۔ تو جھٹ انہوں نے حملہ کر دیا۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ کہ فوراً قصابوں کو جمع کر کے میدان جنگ میں بھیجدیا جائے۔ جب قصاب میدان جنگ میں گئے۔ اور دشمن نے انہیں تلواروں سے ہلاک کرنا شروع کیا۔ تو وہ یک دم بھاگ کر بادشاہ کے دربار میں پہونچے۔ اور کہنے لگے انصاف۔ انصاف۔ دہائی دہائی۔ بادشاہ نے پوچھا کیا ہوا۔ انہوں نے کہا حضور وہاں کوئی انصاف نہیں ہو رہا۔ کہنے لگا کس طرح انہوں نے کہا ہم قاعدہ دس بیس آدمی مل کر ان کے ایک آدمی کو پکڑتے۔ اور اسے لٹاتے ہیں۔ پھر چھری چلا کر اسے ذبح کرتے ہیں۔ مگر وہ اتنے میں ہمارے پچاس آدمی مار دیتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی انصاف کی بات ہے۔ تو مشق اور مسلسل مشق کے بغیر کوئی کام نہیں آسکتا۔ اور اگر کوئی سمجھتا ہے۔ کہ مجھے مشق کی ضرورت نہیں۔ لیکن وقت پر میں کام کروں گا۔ وہ

اپنے نفس کو دھوکا

دیتا ہے۔

میں نے دیکھا ہے جماعت میں بہت بڑا اخلاص ہے۔ مگر جب ہجوم میں میں ہوتا ہوں۔ تو سمجھتا ہوں۔ کہ دوست مجھے روند کر چلے جائیں گے۔ اس کے مقابلہ میں یورپ میں دیکھ لو۔ وہاں اس طرح

قطار باندھ کر

لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی ہلتا نہیں۔ اور اگر کوئی راستہ کاٹ کر آگے بڑھے۔ تو اس کے متعلق سب لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ یہ

بہت بڑا بداخلاق

ہے۔ پس اخلاق تمہارے اعلیٰ ہیں۔ لیکن چونکہ انہوں نے مسلسل مشق کے بعد ایک اچھی عادت اختیار کر لی ہے۔ اس لئے جب کوئی آپ لوگوں کے اجتماع کو دیکھے۔ اور پھر یورپین لوگوں کے اجتماع کو دیکھے۔ تو وہ یہی کہے گا۔ کہ مخلص یورپ کے رہنے والے ہیں۔ حالانکہ ان کے اندر اس اخلاص کا ہزارواں حصہ بھی نہیں جو تمہارے اندر پایا جاتا ہے۔ پس تحریک جدید سے ایک غرض میری یہ ہے۔ کہ میں جماعت کو

آیندہ فتن کے لئے تیار

کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسے ایسی مشق کرانا چاہتا ہوں۔ کہ جب کوئی مشکلات آیندہ زمانہ میں انہیں پیش آئیں۔ تو وہ دلیری سے اس کا مقابلہ کر سکے میں نے دیکھا ہے۔ ہماری جماعت کے ایک دوست ہیں۔ وہ سلسلہ کے لئے اتنی بڑی قربانی کرتے ہیں۔ کہ اپنی آمد کا ۳/۴ حصہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ اور ۱/۴ یا اس سے بھی کم حصہ وہ اپنے اخراجات کے لئے رکھتے ہیں۔ بہت ہی مخلص ہیں۔ اور ان میں

خدمت دین کا بے انتہا جوش

ہے۔ انہوں نے تحریک جدید کے ماتحت اپنے بیٹے کو قادیان بھیجا۔ اور بعد میں مجھے لکھا۔ کہ گو ہم سب خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ مگر میرا بیٹا سب سے زیادہ قربانی کر رہا ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے بورڈنگ میں ہے۔ اور اسے کھانا حسب عادت نہیں ملتا۔ اب چونکہ ان کے بچہ کو دال کھانے کی عادت نہ تھی۔ اس لئے یہ بات تو انہیں بہت بڑی قربانی نظر آئی۔ لیکن

اپنی آمد کا ۳/۴ حصہ دے دینا

کوئی بڑی بات معلوم نہ ہوئی۔ صرف یہ سمجھا۔ کہ میرا بچہ جو دال کھاتا ہے۔ یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ تو کسی چیز کی عادت یا مشق نہ ہونے کی وجہ سے انسان کو بہت سی مشکلات پیش آیا کرتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں جس قدر اخلاص تھا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن انہیں تیز چلنے کی عادت نہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو حضرت خلیفہ اول رض بھی ساتھ ہوتے مگر تھوڑی دور چل کر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیز قدم کر لینے تو حضرت خلیفہ اول نے قصبہ کے شرقی طرف قصبہ کے باہر ایک بڑھ کا درخت ہے۔ اس کے نیچے بیٹھ جانا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیر سے واپس آنا۔ تو پھر آپ کے ساتھ ہو لینا۔ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کیا۔ کہ حضرت مولوی صاحب سیر کے لئے نہیں جاتے۔ آپ نے فرمایا وہ تو روز جاتے ہیں۔ اس پر آپ کو بتایا گیا۔ کہ وہ سیر کے لئے ساتھ تو چلتے ہیں۔ لیکن پھر بڑھ کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور واپسی پر پھر ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ سیر میں رکھتے۔ اور جب آپ نے تیز ہو جانا اور حضرت خلیفہ اول نے بہت پیچھے رہ جانا تو آپ نے چلتے چلتے ٹھہر جانا اور فرمانا مولوی صاحب فلاں بات کس طرح ہے۔ مولوی صاحب تیز تیز چل کر آپ کے پاس پہونچتے۔ اور ساتھ چل پڑتے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آگے نکل جاتے۔ تھوڑی دور جا کر پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہر جاتے۔ اور فرماتے مولوی صاحب فلاں بات اس طرح ہے۔ مولوی صاحب پھر تیزی سے آپ کے پاس پہونچتے۔ اور تیز چلنے کی وجہ سے ہانپنے لگ جاتے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو اپنے ساتھ رکھتے۔ تیس چالیس گز چل کر پھر مولوی صاحب پیچھے رہ جاتے۔ اور آپ پھر کوئی بات کہہ کر مولوی صاحب کو مخاطب فرماتے۔ اور وہ تیزی سے آپ سے آکر مل جاتے۔ آپ کی غرض یہ تھی۔ کہ اس طرح مولوی صاحب کو

تیز چلنے کی عادت ہو جائے

یہ صرف تیز چلنے کی مشق نہ ہونے کا نتیجہ تھا۔ کہ مولوی صاحب آہستہ چلتے۔ چونکہ طب کا پیشہ ایسا ہے۔ کہ اس میں عموماً انسان کو بیٹھا رہنا پڑتا ہے۔ اور اگر باہر کسی

مریض کو دیکھنے کے لئے

جانے کا اتفاق ہو۔ تو سواری موجود ہوتی ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تیز چلنے کی مشق نہ تھی۔ ورنہ اخلاص آپ میں جس قدر تھا۔ اس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے

لیکن مشق نہ ہونے کی وجہ سے منافق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ چل سکتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نہیں چل سکتے تھے۔ تو جب تک کسی کام کی مشق نہ کی جائے کبھی وقت پر آکر وہ کام نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے میں نے محسوس کیا۔ کہ اگر جماعت مختلف قسم کی قربانیوں کے لئے تیار نہیں رہے گی۔ اور قربانیوں کا اس پر بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ تو

مشکلات آنے پر

اخلاص صرف مشغلہ بن کر رہ جائے گا سلسلہ کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکے گا۔ پس میں نے ضروری سمجھا۔ کہ ایسی قربانیوں کی عادت ڈالی جائے۔ جو

جسمانی آرام و آسائش پر اثر رکھنے والی

ہوں۔ مثلاً میں نے کہا اپنے وطن کی قربانی کرو۔ اور غیر ممالک میں اعلاء کلمۃ اسلام کے لئے نکل جاؤ۔ اس کا علاوہ تبلیغ اسلام کے یہ بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ کہ اگر کسی وقت جماعت کو اپنے وطن چھوڑنے پڑے۔ تو وہ آسانی سے اسے چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اگر یہ مشق میں اب نہ کراؤں۔ تو جب جماعت پر فتن آئینگے اس وقت اسے سخت مشکلات پیش آئیں گی۔ اور فوری طور پر

وطنوں کی قربانی کرنا

اس کے لئے مشکل ہوگا۔ اسی لئے میں نے کہا ہے۔ کہ نوجوان اپنے گھروں سے نکلیں۔ اور غیر ملکوں میں پھیل جائیں۔ لیکن چونکہ ابھی ہمارے ملک والوں کو غیر ممالک میں جانے کی عادت نہیں۔ اس لئے لوگ اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم معمولی گزارہ بھی دیتے ہیں۔ اور معمولی ابتدائی اخراجات بھی برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اتنی سہولتوں کے باوجود تعلیم یافتہ لوگ تو جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ لیکن باقی پھر بھی

مختلف قسم کے عذرات

کرنے لگ جائیں گے۔ اس کے مقابلہ میں اہل عرب کی یہ حالت ہے۔ کہ تم کسی عرب کو ذرا سی امداد کا بھی یقین دلاؤ۔ تو وہ ہندوستان چین جاپان ہر جگہ جانے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور کبھی اس بات کی پروا نہیں کرے گا۔ کہ اس کے عزیزوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ عرب میں ہر گاؤں بلکہ ہر گھر میں ایسے لوگ ملتے ہیں۔ جو سیر و سیاحت کے لئے چین چلے گئے۔ یا جاپان کو نکل گئے۔ یا ہندوستان آگئے۔ اس وجہ سے باہر نکلنے پر وہ ذرہ بھی تکلیف محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح

انگریزوں کو دیکھ لو

وہ بیس بیس سال اپنے ملک سے باہر رہیں گے اور کچھ بھی پروا نہیں کریں گے۔ اس کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے۔ کہ ہم ایک مبلغ کو تین سال کے لئے باہر بھیجتے ہیں۔ تو اسکی بیوی کے روتے روتے آنکھوں میں گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ ماں کُبڑی ہو جاتی ہے۔ اور گو وہ مبلغ شرم کے مارے کچھ نہیں لکھتا۔ مگر اس کے دوست جو اس سے ملنے والے ہوں

بیان کرتے ہیں۔ کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر وہ بھی روتا رہتا ہے۔ یہ نقص اس وجہ سے ہے کہ ہماری جماعت کے افراد کو

باہر نکلنے کی عادت

نہیں۔ اگر عادت ہو جائے۔ تو غیر ملکوں میں جانا انہیں کچھ بھی دوبھر محسوس نہ ہو۔ اوڑ ضلع جالندھر کا ایک گاؤں ہے جس میں راول رہتے ہیں۔ اُن کے آدمی ہمیشہ تجارت کے لئے باہر رہتے ہیں۔ اور اس وجہ سے انہیں احساس ہی نہیں۔ کہ غیر ملکوں میں جانا بھی کوئی تکلیف کا کام ہے۔ بلکہ انہیں دیکھ دیکھ کر وہاں کے کئی راجپوت بھی نکلتے رہتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے لئے

پاسپورٹ کا انتظام

ہو جائے۔ تو ہم بھی باہر جانا چاہتے ہیں۔ اور جب وجہ دریافت کی جائے۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ راول غیر ملکوں سے خوب کما کر لاتے ہیں ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ باہر نکلیں اور کمائیں

پس اگر ہماری جماعت کے افراد میں اس تحریک کے نتیجہ میں باہر جانے کی عادت ہو جائے گی۔ تو انہیں وطن کی قربانی کا کچھ بھی احساس نہیں رہے گا۔

اسی طرح مثلاً ایک کھانا کھانے۔ یا سادہ لباس پہننے میں یہ بھی حکمت ہے۔ کہ جب

مشکلات کا وقت

آئے۔ تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو۔ اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔ بلکہ وہ خیال کریں۔ کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑا ہے۔ تو ہم پہلے بھی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں۔ اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں۔ تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے۔ اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔

تحریک جدید سے

پانچواں امر

میرے یہ مدنظر ہے۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ ہمارا جو تبلیغی پروگرام ہے۔ اسے قریب ترین زمانہ میں ان تمام بعید علاقوں میں پہونچا دیا جائے۔ میرے نزدیک جب خدا تعالےٰ کا مامور دُنیا میں آئے تو اس کے قریب کے زمانہ والوں کو ضرور ایسی برکات ملتی ہیں۔ جو بعد میں آنے والوں کو نہیں ملتیں۔ اپنی جماعت کے لوگوں کو میں نے دیکھا ہے۔ وُہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں کتنی بڑی دولت دی۔ وُہ صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں خدا تعالےٰ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی توفیق

دی۔ اور انہیں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ یا تابعی۔ اور صحابی اور تابعی کا درجہ اتنا بلند اور عظیم الشان ہے کہ دُنیا میں اس کا اندازہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہزارہا قسم کی غلطیاں ہیں جو بعد میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بیسیوں بلائیں ہیں۔ جن میں بعد میں آنے والے مبتلا ہو جاتے ہیں۔

جنگ جرمن و فرانس

میں ایک دفعہ اس بات کا تجربہ کیا گیا۔ کہ کس طرح بات دُور پہنچتے ہُوئے تبدیل ہو جاتی ہے۔ تمام سپاہیوں کو ایک لائن میں کھڑا کیا گیا۔ اور ایک سپاہی کو حکم دیا گیا۔ کہ تم یہ کہو شہزادہ ویلز آتے ہیں اس نے یہ بات کہی۔ اور باقی سپاہیوں میں سے ہر ایک نے اس فقرہ کو دوہرانا شروع کیا۔ لیکن جب آخری سپاہی نے وُہ فقرہ دوہرایا۔ تو فقرہ کی شکل بدلتے بدلتے اب یہ رہ گئی تھی۔

"مجھے دو آنے دو"

اسی طرح جو پیغام اللہ تعالےٰ کے انبیاء دُنیا میں لایا کرتے ہیں۔ زمانہ کے بُعد کی وجہ سے اس کی شکل میں بہت بڑی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اب اس قرآن کے مقابلہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا۔ اس قرآن کو رکھ کر جو غیر احمدی پیش کیا کرتے ہیں۔ دیکھو کہ کیا غیر احمدیوں کے ہاتھ میں قرآن نے آکر اسی طرح اپنی شکل تبدیل نہیں کر لی۔ جس طرح فرانس کے میدان میں سپاہیوں میں شہزادہ ویلز آتے ہیں کا فقرہ بدلتے بدلتے یہ بن گیا تھا۔ کہ دو آنے دے دو۔ جس قرآن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اسے پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کہتا ہے۔ میں تمہارے گھروں میں چل کر آ گیا۔ میں نے تمہارے لئے کامیابیاں۔ اور کامرانیاں مقدر کر دیں۔ اور میں نے تمہیں اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ

تم دُنیا پر غالب آؤ

مگر غیر احمدیوں کے پاس جو قرآن ہے۔ وہ مسلمانوں کو بتاتا ہے۔ کہ تم گر گئے۔ دُنیا کی نگاہوں میں تم ذلیل اور رسوا ہو گئے۔ اور جیتے جی تم جہنم میں داخل ہو گئے۔ اب بات کہاں سے کہاں پہونچ گئی۔ اور کس طرح الٰہی پیغام کے مفہوم کی شکل تبدیل ہو گئی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جوں جوں بُعد ہوتا چلا جائے گا

بہت سی باتوں میں تغیر

ہوتا جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے۔ وُہی آیتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات مسیح کے ثبوت میں پیش کیں۔ اب وُہی آیتیں جب بعض لوگ پیش کرتے ہیں۔ تو دُشمن اس پر بیسیوں اعتراض کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استدلال کو پوری طرح سمجھا نہیں ہوتا۔ ہمارے ایک دوست تھے۔ وُہ اچھے عالم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب تھے۔ مگر نقص یہ تھا کہ وُہ قوت گویائی نہیں رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ان کا ایک لطیفہ کسی نے سنایا۔ وُہ

وفاتِ مسیح پر کسی مخالف سے بحث

کرنے لگے۔ تو کہنے لگے۔ وفاتِ مسیح کا مسئلہ تو صاف ہے۔ اس کے ثبوت میں تو قرآن مجید میں تیس آیتیں پائی جاتی ہیں۔ مخالف نے کہا۔ کہ آپ ایک آیت پیش کریں۔ انہوں نے کوئی آیت پیش کی۔ مگر استدلال کے نقص کی وجہ سے اس آیت کا وفاتِ مسیح کے ثبوت میں جو امتیازی رنگ تھا۔ اسے چھوڑ دیا۔ مخالف نے

استدلال پر اعتراض

کیا۔ تو یہ کہنے لگے۔ اچھا اسے چھوڑو۔ اور دوسری آیت سنو۔ دوسری آیت پیش کی تو اس نے پھر کوئی اعتراض کر دیا۔ وُہ کہنے لگے اچھا اسے بھی چھوڑو۔ اور تیسری آیت لو۔ بتانے والے نے بتایا۔ کہ اسی طرح ہوتے ہوتے

تیسوں آیتیں ختم ہو گئیں

آخر انہوں نے یہ کہکر بحث بند کر دی۔ کہ مجھ کو تو باتیں بہت بنانی آتی ہیں۔ تو زمانہ کے بُعد کی وجہ سے بہت بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے مدنظر رکھتے ہُوئے ہم قریب ترین عرصہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصفّٰی تعلیم

دُنیا کے مختلف کونوں میں پہونچا دیں۔ تاکہ اسے بڑھنے اور پنپنے کا موقعہ مل جائے۔ اور اگر خدانخواستہ بعد میں کسی ایک جگہ نقص پیدا ہو جائے۔ تو دوسرے مقامات اسے دور کر سکیں۔ ورنہ اگر ایک مرکز پر ہی ساری دُنیا کا انحصار ہو۔ تو اس مرکز کے بگڑ جانے کی وجہ سے صحیح تعلیم دُنیا سے مفقود ہو سکتی ہے۔ جس طرح اگر کسی کتاب کا ایک ہی نسخہ ہو۔ تو اس کے بگڑنے سے بہت زیادہ خرابی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر

بہت سے نسخے

ہوں۔ تو کسی میں اگر بگاڑ بھی پیدا ہو۔ تو اس کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک ہی مرکز ہو۔ تو اس کے بگڑنے سے صحیح تعلیم کا میسر آنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک اور مصفّٰی تعلیم کے

بہت سے مراکز

دُنیا کے مختلف گوشوں میں قائم کر دیئے جائیں۔ تا جہاں خرابی پیدا ہو جائے۔ اس جگہ کی دُوسرے مرکز اصلاح کر سکیں۔ تو صحیح تعلیم دُنیا کو ہر وقت میسر آسکیگی جیسے آج قرآن مجید پر گو کفار اور کئی اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن وُہ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ صحابہ کے زمانہ میں ہی قرآن مجید کی تعلیم

یوروپ۔ اور دُنیا کے دُوسرے کونوں میں

پہونچ گئی تھی۔ اور اس وجہ سے باوجود قرآن مجید کے معانی پر اعتراض کرنے کے وُہ اس کی لفظی صحت اور درستی سے انکار نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم دُنیا کے مختلف حصوں میں اس کی اصلی شکل میں پہنچا دیں۔

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم وہی ہے جو آپ کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔ مگر کئی باتیں ایسی ہیں۔ جو

جماعت احمدیہ کے تعامل

سے معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنت کے متعلق بتایا۔ کہ یہ ان عملی کارروائیوں کو کہا جاتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے احکام کی تشریح کے لئے کیں۔ اسی طرح کتابوں کے علاوہ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مکمل تعلیم موجود ہے۔ کئی باتیں ایسی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے عمل سے معلوم ہوتی ہیں۔ اور اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہماری زندگیوں میں ہی

مختلف ممالک میں احمدیت کی تعلیم کے مرکز قائم ہو جائیں

پس قریب کے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔

چھٹا امر

میرے مدنظر یہ ہے۔ کہ افراد جماعت کو ایک نظام کے ماتحت قائم کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ نظام کی پابندی کی عادت ایک حد تک ہماری جماعت کے اندر پائی جاتی ہے۔ مگر ابھی اس میں وسعت کی ضرورت ہے۔ اور ابھی یہ عادت بعض حدود میں مقید ہے۔ مثلاً ہماری جماعت میں

چندہ کا نظام

تو ایسا ہے۔ کہ دنیا اس پر حیران ہے۔ جس احمدی کے حالات کا بھی جائزہ لیا جائے۔ معلوم ہوگا کہ وہ آنہ یا پیسہ فی روپیہ ضرور چندہ دیتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہماری جماعت میں چندہ دینے میں کمزور لوگ نہیں ہیں۔ مگر مخلصین کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ دشمن بھی اس پر حیران ہے۔ لیکن باقی شعبوں میں ابھی اس پابندی کی ضرورت ہے۔ اور اس تحریک کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ

افراد جماعت کو ایک نظام کے ماتحت کام کرنے کی عادت ڈالی جائے

چندوں کے لحاظ سے تو ہماری جماعت کو مشق ہے۔ گو اس میں بھی ابھی اور مشق کی ضرورت ہے۔ لیکن باقی کاموں میں جو جسمانی اور عقلی ہوتے ہیں جماعت سے کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اور جب مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو جماعت کے افراد اس میں رہ جاتے ہیں۔ مثلاً میں نے چندہ کے طور پر ۲۷½ ہزار روپیہ کی تحریک کی۔ تو ایک لاکھ سات ہزار آٹھ سو اڑتالیس روپیہ کا جماعت نے وعدہ کیا۔ اور ۹۵ ہزار سے کچھ زیادہ وصول بھی ہو گیا۔ لیکن جب میں نے افراد سے مطالبہ کیا۔ کہ دس ہزار احمدی اپنے آپ کو اس غرض کے لئے پیش کریں۔ کہ انہیں تبلیغ کے لئے باہر بھیجا جا سکے۔ تو بجائے دس ہزار کے صرف چار یا پانچسو ایسے آدمی تھے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اب چندہ ساڑھے ستائیس ہزار مانگا گیا۔ تو جماعت نے ایک لاکھ سے زیادہ کا وعدہ اور ۹۵ ہزار نقد جمع کر دیا۔ گو یہ بھی

الٰہی تصرف

کے ماتحت تھا۔ کیونکہ ضرورت ساڑھے ستائیس ہزار سے بہت زیادہ روپیہ کی پڑ گئی۔ بلکہ ابھی اپریل تک اسی روپیہ میں سے کام چلانا ہے۔ مگر بہرحال چندہ میں ایک نمایاں فرق تھا۔ اور جتنا مطالبہ کیا گیا۔ اس سے

چار گنا زیادہ رقم

جماعت نے جمع کر دی۔ لیکن جب تبلیغ کے لئے افراد کا مطالبہ کیا گیا۔ تو بیس گنا کم اس مطالبہ کو پورا کیا گیا۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ ابھی جماعت کو پوری طرح ایک نظام کے ماتحت کام کرنے کی عادت نہیں۔ اس نقص کی وجہ سے جس بات کی انہیں عادت ہے۔ وہ کام تو کر لیتے ہیں۔ لیکن جس کام کی عادت نہیں۔ اس میں رہ جاتے ہیں۔ میری غرض تبلیغ کو اس رنگ میں وسیع کرنے سے یہ ہے۔ کہ

ملک میں ایک شور پڑ جائے

اور ہر کوئی جاگ اٹھے۔ پھر یہ بھی مقصد ہے کہ اس طرح جب ہماری جماعت کے لوگوں کو ایک دوسرے کے ماتحت کام کرنا پڑے گا۔ تو انہیں

ماتحتی کی عادت

ہو جائے گی۔ اور نظام کے ماتحت وہ نہایت سہولت کے ساتھ کام کرتے چلے جائیں گے۔ تحریک کے ماتحت جو تبلیغ ہو رہی ہے۔ اس میں بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص جو تنخواہ میں کم اور لیاقت میں بھی دوسروں سے کم ہوتا ہے پہلے تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ اور اُسے وہاں کا امیر مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اور جو لوگ زیادہ علم رکھنے والے یا زیادہ پوزیشن رکھنے والے ہوں۔ انہیں اس کے ماتحت کر دیا جاتا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جماعت کے احباب کو جہاں نظام کے ماتحت کام کرنے کی عادت پڑے گی۔ وہاں

ناجائز بڑائی کی عادت

بھی جاتی رہے گی۔ اور وہ اپنی برتری کے خیال کی وجہ سے دوسرے کو حقیر نہ سمجھا کریں گے۔ اس مقصد کے اور بھی بہت سے حصے ہیں۔ مگر چونکہ میں اس پہلو کو لمبا نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسے چھوڑتا ہوں۔

ساتواں مقصد

اس تحریک میں میں نے یہ مدنظر رکھا ہے۔ کہ جماعت کے افراد کی علاوہ جماعتی رنگ میں تربیت کرنے کے فردی تربیت کی جائے۔ اور گو فردی تربیت چندوں سے بھی ہوتی ہے۔ مگر تحریک جدید میں میں نے ایسے بہت سے اصول رکھے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے فردی تربیت ہوتی۔ اور نفس کا کبر ٹوٹتا ہے۔ کئی لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس تحریک کے ماتحت کام کر کے بتایا۔ کہ پہلے ہمیں خیال تھا۔ کہ

مسائل کے متعلق دلائل

ہم جانتے ہیں۔ مگر جب باہر جا کر کام کرنا پڑا۔ تو ہمیں پتہ لگا۔ کہ بہت کمی ہے۔ پہلے ہمیں یقین تھا۔ کہ ہم وفات مسیح وغیرہ مسائل کے دلائل جانتے ہیں۔ لیکن کام کرتے اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے وقت پتہ لگا۔ کہ ہمیں وہ دلائل نہیں آتے۔ چنانچہ اس پر بعضوں نے دریافت کیا۔ کہ سلسلہ کا لٹریچر مسائل کے بارے میں کون کون سا ہے۔ تا اسے منگوا کر ہم اپنے معلومات بڑھائیں اور انہوں نے لکھا کہ ہمیں بڑی شرمندگی ہوئی جب باہر جا کر ہم نے کام کیا۔ اور ہمیں پتہ لگا۔ کہ ہم احمدیت کے مسائل کے متعلق مکمل علم نہیں رکھتے!

چنانچہ اب وہ اس

کمی کو پورا کرنے کی کوشش

کر رہے ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے ماتحت اس رنگ میں افراد کی تربیت ہوتی ہے۔ کہ انہیں محنت و مشقت سے کام کرنا پڑتا ہے۔ شہری آدمی جب کسی گاؤں میں رہتا۔ اور اسے تبلیغ کرنی پڑتی ہے۔ تو محنت و مشقت سے کام کرنے کی وجہ سے اس کے نفس کی بہت کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔ پچھلے دنوں بعض آدمیوں نے میرے پاس شکائت کی۔ اور لکھا کہ

شہریوں کو شہر میں اور دیہاتیوں کو دیہات میں

تبلیغ کے لئے مقرر کرنا چاہیئے۔ میں نے انہیں کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس طرح کام لینے سے میری غرض ہی یہ ہے۔ کہ شہری بھی محنت و مشقت سے کام کرنے کے عادی بنیں اور دیہات کی تکلیفیں برداشت کر کے اور کچھ عرصہ دیہاتی طرز رہائش اختیار کر کے ان میں اور دیہاتیوں میں جو جدائی اور بعد ہے وہ دور ہو جائے میں اس کو ہٹا کس طرح سکتا ہوں۔ پس اس تحریک کا ایک مقصد یہ ہے۔ کہ فردی تربیت مکمل ہو جائے۔

آٹھواں مقصد

اس تحریک کا یہ ہے۔ کہ سلسلہ کے مرکز قادیان کو مضبوط کیا جائے۔ تفصیلات کی میں ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر اس قدر کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ جماعت نے اس معاملہ میں بہت کچھ کام کیا ہے۔ چنانچہ اب

دو سو مکان سالانہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان میں بن رہا ہے اور بہت سے دوست زمینیں بھی خرید رہے ہیں۔ یہ اور بعض دوسرے ذرائع سے امید ہے آئندہ جماعت پوری طرح کام کر کے دشمن کو مرکز سلسلہ پر حملہ کرنے کی طرف سے بالکل ناامید کر دے گی۔ مگر اس کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے اور رہے گی۔

نویں غرض

یہ ہے۔ کہ علاوہ ایک منظم نظام کے ماتحت تبلیغ کرنے کے بعض علاقوں میں تبلیغ ایک خاص منظم صورت میں کی جائے۔

میں نے تبلیغ کے مسئلہ پر بڑا غور کیا ہے۔ اور اس کے متعلق ویسے ہی علوم میرے دماغ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے موجود ہیں۔ جس طرح کہ علوم کسی

بڑے سے بڑے جرنیل کے دماغ میں

لڑائی کو کامیاب بنانے کے متعلق ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اب تک جو تبلیغ کا طریق ہماری طرف سے اختیار کیا جا رہا ہے۔ وہ حقیقی نہیں اللہ تعالےٰ نے جہاں اس زمانہ کو اشاعت کا زمانہ قرار دیا تھا۔ وہاں ضروری تھا۔ کہ ہمارے دماغ میں

تبلیغ کے متعلق نئی سے نئی تدابیر

پیدا ہوتی رہتیں۔ اور ہم ان ایجادات سے کام لے کر تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا میں ہلچل مچا دیتے۔ میں نے سوچا ہے۔ کہ اگر جنگی اصول کے مطابق تبلیغ کے اصول مقرر کئے جائیں۔ تو ہمیں بہت زیادہ کامیابی کی توقع ہو سکتی ہے جیسے ملک میں فوجی ضروریات کے ماتحت بعض دفعہ فوج بڑھائی جاتی ہے۔ اسی طرح تبلیغ کا دائرہ بھی وسیع کر دیا جائے۔ اور

بہت زیادہ لوگوں کو یکدم تبلیغ پر لگا دیا جائے۔

تو اس کے نتائج نہایت اعلےٰ نکل سکتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں قدرتی طور پر ایسے سامان میسر تھے۔ اور وہ جدوجہد کو برابر جاری رکھتے چلے جاتے تھے۔ مگر اب چونکہ اس قسم کے سامان نہیں۔ اس لئے میں نے تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے کچھ حلقے تجویز کئے ہیں۔ اس کے متعلق سکیم میرے ذہن میں ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ اگر اس سکیم کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو جلد ہی ہمیں خدا تعالےٰ کے فضل سے

یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ

نظر آنے لگے۔ اس وقت تک اس سکیم کے ماتحت تین چار مرکز تبلیغ کے قائم کئے گئے ہیں۔ مگر اس کے لئے مجھے ایسے والنٹیروں کی ضرورت ہے جنہیں ان علاقوں میں کام پر لگایا جائے۔ تاکہ کام کو مضبوط کیا جا سکے۔ مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک جماعت میں ایسے لوگوں کی بہت کمی ہے جو رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ جس قدر دوست اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ اگر ان میں سے نصف بھی اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش کر دیں۔ تو ان مرکزوں کے علاوہ اور کئی مقامات پر تبلیغ کے نئے مرکز قائم کئے جا سکتے ہیں۔

لیکن ضرورت ہے کہ مخلصین جو اپنے آپ کو پیش کریں [illegible]

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

انبالہ

سکرٹری صاحب تبلیغ انبالہ تحریر فرماتے ہیں ۲۴ - جنوری کو مولوی محمد حسین صاحب احمدی موضع راجوتی میں گئے۔ جہاں غیر احمدیوں نے احمدیوں کو چیلنج مناظرہ دے رکھا تھا۔ مولوی صاحب کے جانے پر چیلنج دینے والوں نے راہ گریز اختیار کر لی۔ وہاں ایک جلسہ منعقد کر کے تبلیغ کی گئی۔ گردونواح کے دیہات کے قریباً ڈیڑھ صد کے قریب غیر احمدی جلسہ میں موجود تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا ۲۵ جنوری انبالہ شہر میں ایک شیعہ مولوی کے اعتراضوں کا جواب دینے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد حسین صاحب اور بابو عبدالغنی صاحب نے تقریریں کیں۔ غیر احمدی کثیر تعداد میں تقریریں سننے کی غرض سے آئے ؛

احمد پور ضلع لاڑکانہ

عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد اصحاب کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ اور بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بغرض مطالعہ دی گئیں ؛

خاکسار محمد علی احمد پور ضلع لاڑکانہ

بنگال

قریشی محمد حنیف صاحب جو سائیکل پر طول طویل تبلیغی سفر کر رہے ہیں۔ برہمن بڑیہ سے لکھتے ہیں :-

مبارک سے میدنا پور اور وہاں سے الوڑیا سب ڈویژن میں پہونچا۔ ایک جگہ تین معزز۔ اور تعلیم یافتہ اصحاب کو قریباً دو گھنٹے تبلیغ کی۔ انہوں نے نہایت اشتیاق سے میری باتوں کو سنا۔ ضلع ٹماک کے ایک گاؤں میں پانچ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ سفر میں بے شمار صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ غیب سے مدد فرما دیتا ہے۔

ضلع جلپیگوڑی کے ایک گاؤں میں لوگوں کے ایک مجمع میں نظمیں سنائی گئیں۔ اور تبلیغ کی گئی ؛

فریدپور شہر کے ایک مدرسہ میں مدرسین کو تبلیغ کی گئی۔ ان پر تبلیغ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ نارائن گنج سے ہوتے ہوئے ڈھاکہ پہونچ گیا ہوں ؛

عزیز احمد صاحب جیسوروی آل انڈیا ٹورسٹ تار ڈوا سے لکھتے ہیں :-

۲۸ - جنوری ڈھاکہ سے روانہ ہو کر موضع ڈیرامیں قیام کیا۔ اور متعدد اصحاب کو تبلیغ کی ۲۹ - جنوری کو سائی کادی میں ٹھیرے۔ اور تبلیغ کی۔ ۳۱ - جنوری کو نرسنگڈی پہونچے وہاں ایک بہت بڑے مجمع میں تبلیغ کی۔ موضع بھدواچر میں تقریر کی گئی۔ بہت سے ملانوں نے اعتراض کئے۔ مگر لاجواب ہو کر وہ گالیوں پر اتر آئے۔ بعض شریر النفس لوگوں نے ہماری کتابیں اور سامان چرا لیا۔ جو بعد میں مشکل سے دستیاب ہوا۔ ہمارے جھنڈے جن پر اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد لکھا ہوا تھا۔ انہوں نے توڑ ڈالے۔ اور ان کو پاؤں کے نیچے روندا۔

موضع بے نگر میں چالیس مسلمانوں کے ایک مجمع میں تقریر کی گئی۔ ۲ - فروری کو شہر بھیرب بازار پہونچے۔ وہاں بھی دو گھنٹے کے قریب تبلیغ کی گئی۔ اسی سفر کے دوران میں تین سو سے زائد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اسی روز تار ڈوا پہونچ گئے ؛

لائل پور

۲ - فروری - جماعت احمدیہ لائل پور کے زیر اہتمام گول باغ میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے "اسلام کی تعلیم اور امن عالم" پر تقریر کی۔ اس کے بعد شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے" کے موضوع پر تقریر کی سامعین میں غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ سب شامل تھے۔ خاکسار محمد یوسف سکرٹری انصار اللہ لائل پور

مفید تبلیغی ٹریکٹ

مولوی ابوالفضل محمود صاحب نے چند ایک چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ۔ درس شہوار۔ دعائے مستجاب۔ نماز مترجم۔ احمدی کتاب کو نصائح اور اربعین شائع کئے ہیں جن کی قیمت علی الترتیب ۱/۔ ۱/۔ ۲/۔ اور ۱/۔ سیکڑہ کے حساب سے رکھی گئی ہے۔ احباب ایک پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔ ابوالفضل محمود۔ قادیان (پنجاب)

انجمن حمایت اسلام لاہور کی اپنے لائحہ عمل کے متعلق تازہ قرارداد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا صحیح مفہوم

(۳)

انجمن حمایت اسلام لاہور کی جنرل کونسل کی منظور کردہ قرارداد کے دو پہلوؤں کے متعلق گذشتہ مضامین میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ ان میں اراکین انجمن نے سخت ٹھوکر کھائی۔ اور جمہور مسلمانانِ عالم کی طرف بعض ایسے امور انہوں نے منسوب کر دیئے۔ جن کا انتساب کسی صورت میں جائز نہ تھا۔ بحث امروزہ میں قرارداد کے ان الفاظ کی حقیقت الم نشرح کی جاتی ہے۔ کہ "یہ کونسل اس امر کا اعلان ضروری سمجھتی ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا ایک اساسی اصول ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی کسی رنگ میں نہیں آسکتا انجمن کا مسلک یہی ہے۔ اور ایسا ہی رہے گا۔"

اس امر سے تو کسی کو انکار نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اختلاف اگر ہے تو اس لفظ کے مفہوم اور معانی میں۔ اراکین انجمن حمایت اسلام اور ان کے ہمنواؤں کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والا۔ بند کرنے والا۔ اور آخری نبی کے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ معنے بالکل غلط اور قرآن مجید کے منشا کے خلاف ہیں۔ جس کی کئی ایک وجوہ ہیں۔

نعمتِ الٰہی کو بند کر دینا قابلِ تعریف امر نہیں

پہلی وجہ ان معنوں کے غلط ہونے کی یہ ہے۔ کہ یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مدح اور تعریف کے مقام میں آیا ہے۔ پس اگر خاتم النبیین کا یہ مفہوم لیا جائے۔ کہ آپ نبوت جیسی نعمتِ عظمیٰ کو بند کرنے والے ہیں۔ اس نبوت کو جسے خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں رحمت قرار دیا ہے۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی زبان سے یہ کہلوایا ہے۔ کہ

یاقوم اذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا

یعنی اسے قوم تو اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کا شکر کر کہ اس نے تجھے دینی و دنیوی نعماء سے متمتع فرمایا۔ کہ بادشاہت اور نبوت عطا کی۔ گویا نبوت اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت ہے۔ جس کا شکر کرنا بنی نوع انسان کا فرض ہے تو نبیوں کو ختم کر دینے کے معنوں کو تسلیم کرنے کی صورت میں یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی مدح نہیں ہوگی۔ بلکہ عیاذاً باللہ مذمت ہوگی۔ کیونکہ نبیوں کے آخر میں آنا یا سلسلۂ نبوت کو بند کر دینا کوئی قابلِ فخر بات نہیں۔

کیا بہادر شاہ کی کوئی شخص اس لئے تعریف کر سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں اس کے بعد خاندان مغلیہ کا کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ اور اس نے مغل بادشاہوں کا خاتمہ کر دیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خاتم النبیین مقام مدح میں کیونکر استعمال ہو سکتا ہے۔ جب اس کے معنے نبیوں کو ختم کرنے والے لئے جائیں۔

قرآن کریم میں اجرائے نبوت کا ذکر

پھر قرآن مجید کی یہ شان ہے۔ کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصوں کی شرح اور تفسیر کر دیتا ہے۔ لیکن خاتم النبیین کا اگر وہ مفہوم لیں۔ جو غیر احمدی بیان کرتے ہیں۔ تو سورہ فاتحہ سے لے کر آخر قرآن تک کوئی آیت ایسی نہیں ملے گی۔ جو اس مفہوم کی تائید کرے۔ کہ ہر قسم کے انبیاء کا سلسلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ منقطع ہو گیا۔ بلکہ بخلاف اس کے بہت سی آیات جو نصوصِ بینہ کا رنگ رکھتی ہیں۔ امکان نبوت اور مسئلہ اجرائے نبوت کی تصدیق کرتی ہیں۔

عربی میں خاتم کا لفظ

علاوہ ازیں خاتم النبیین کا یہ مفہوم لینا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ عربی زبان کے محاورہ کے بالکل خلاف ہے۔ عربی میں خاتم کا لفظ جب کسی قوم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے اس جگہ ہے۔ تو ہرگز اس کے معنی بند کرنے والے کے نہیں۔ بلکہ اس کے معنی اس قوم کا اعلیٰ فرد کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ابوتمام شاعر کے مرثیہ میں ایک شاعر کہتا ہے ؎

فجع القریض بخاتم الشعراء

وغدیر روضتھا حبیب الطائی

(وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ا صـ۱۲۳ مطبوعہ مصر)

اس شعر میں حبیب الطائی کو خاتم الشعراء کہا گیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ اب اس کے بعد کوئی شاعر نہیں ہوگا۔ بلکہ اس سے صرف یہ مقصد تھا۔ کہ بتایا جائے۔ حبیب الطائی ایک باکمال شاعر تھا۔ جس میں تمام کمالات شاعری پائے جاتے تھے۔ اسی طرح مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں "مؤلف تحفہ حجۃ اللہ فی العالمین خاتم المحدثین والمفسرین عمدۃ المتکلمین زبدۃ العارفین مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کے نام کے سنی تو دیوانے ہیں پر علماء شیعہ بھی"۔ (ہدیۃ الشیعہ صـ۲۲ مطبوعہ مطبع ہاشمی)

اس جگہ مولانا عبدالعزیز صاحب کو "خاتم المحدثین والمفسرین" قرار دیا گیا ہے۔ مگر کوئی عقلمند اس کا یہ مفہوم لینے کے لئے تیار نہیں۔ کہ مولانا عبدالعزیز صاحب کے بعد دنیا میں نہ کوئی محدث ہوگا۔ نہ مفسر۔ اسی طرح حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن عربی کو فتوحاتِ مکیہ کے ٹائٹیل پیج پر خاتم الاولیاء لکھا ہے۔

مولوی بدر عالم صاحب مدرس دیوبند نے اپنے رسالہ القاسم جلد ۲ صـ۵ پر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو خاتم الاکابر لکھا ہے

مولوی محمود حسن صاحب نے مرثیہ کے ٹائٹیل پیج پر اپنے استاد مولوی رشید احمد صاحب کو خاتم الاولیاء لکھا ہے۔

رسالہ عجالہ نافعہ کے ٹائٹیل پیج پر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خاتم المحدثین لکھا گیا ہے۔

فارسی کا بلند پایہ شاعر انوری غیاث الدین بادشاہ کی تعریف میں لکھتا ہے ؎

مادرِ گیتی نہ زادہ زیرِ چرخِ چنبری
پادشاہے چوں غیاث الدین گدا چوں انوری
بر تو سلطانیت ختم و بر من مسکیں سخن
چوں شجاعت بر علی۔ بر مصطفےٰ پیغمبری

یعنی جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر شجاعت ختم ہے۔ اسی طرح غیاث الدین پر بادشاہی اور مجھ پر شاعری ختم ہے۔ غرض خاتم کا لفظ بند کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ افضلیت کے اظہار کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف حقیقۃ الوحی کے صـ۹۷ پر ارقام فرمایا ہے:-

"اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کی مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوی بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔"

آنے والے نبی کا ذکر حدیث میں

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ان معنوں میں ہرگز نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ اگر یہ معنے تسلیم کرلئے جائیں تو علاوہ دیگر نقائص کے ایک اہم نقص یہ واقع ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث باطل ہوتی ہے جس میں آپ نے آنے والے مسیح موعود کو چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے (مشکوٰۃ صد ۴۶۹) پھر اس کے ساتھ ہی عام مسلمانوں کے اعتقاد پر بھی زد پڑتی ہے۔ کیونکہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ جس عیسیٰ نے آنا ہے۔ اس نے مطابق آیت کریمہ جعلنی نبیًا وجعلنی مبارکًا حیث ما کنت نبی ہی ہونا ہے اور جو کہے کہ وہ نبی نہیں ہوں گے۔ وہ بقول ملا علی قاری اور حضرت امام سیوطی کافر ہے (حجج الکرامہ صد ۴۳۱) پس بہر صورت خاتم النبیین کا وہ مفہوم درست نہیں۔ جو اراکین انجمن حمایت اسلام سمجھے۔

خاتم کے معنی

خاتم کے معنی عربی زبان میں مُہر کے ہوا کرتے ہیں اور مہر کی غرض تصدیق ہوتی ہے۔ اور خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں جس پر آپ کی تصدیق ہوگی۔ وہی سچا نبی ہوگا۔ اس کے سوا اور کوئی سچا نبی نہیں ہوسکتا۔ ان معنوں کے رو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سے پہلے انبیاء کی تصدیق کی۔ اور بعد میں آنے والوں کی بھی۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل جس قدر انبیاء گذر چکے ہیں۔ ان کی نبوت دنیا میں اسی طرح پہچانی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تصدیق کی۔ ورنہ مرور زمانہ کی وجہ سے خود ان انبیاء کی الہامی کتب اور ان کے قائم کردہ مذاہب کی شکل اس قدر مسخ ہو چکی ہے کہ ان کے رو سے پہلے نبیوں کی نبوت پر ایمان لانا ناممکن ہے۔ اسی طرح بعد میں آنے والے انبیاء بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر تصدیق کے بغیر نبی نہیں بن سکتے۔ بلکہ وہی نبی بن سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی غلامی میں ہو کر اور آپ کا ہی نام پاکر دنیا میں آئے اور اس طرح آپ کی مہر تصدیق اس پر ثبت ہو۔ بے شک اراکین انجمن حمایت اسلام کے نزدیک یہ معنے ناقابل قبول ہیں مگر حق یہی ہے کہ یہی معنے درست ہیں۔ اور انہی کی تائید اکابر امت کی کئی تحریروں سے ہوتی ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک مولانا جلال الدین صاحب رومی بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی مشہور مثنوی میں لکھا ہے:

> باز گشتہ از دم او ہر دو باب
> در دو عالم دعوتِ او مستجاب
> بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
> مثل او نے بود نے خواہند بود
> چونکہ در صنعت برد استاد دست
> نے تو گوئی ختم صنعت بر تو ہست

(دفتر ۶ باب ۲ آخر)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلوت وجلوت میں اللہ تعالیٰ سے اپنی قوم کے لئے ہدایت کے خواستگار تھے۔ اور آپ کے انفاس طیبہ کی برکت سے آپ کی قوم کے لئے دین و دنیا کے دروازے کھل گئے۔ اور آپ کی دعا آپ کی قوم کے لئے دونوں جہان میں قبول ہوئی۔ پس اس عظیم الشان کمال اور عدیم النظیر فیضان کی وجہ سے آپ خاتم ٹھہرے نہ آپ کی طرح کامل فیض رساں آپ سے پہلے کوئی ہوا اور نہ آپ کے بعد ہوگا۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ جب کوئی شخص کسی صنعت میں کمال حاصل کر لیتا ہے تو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ صنعت اس پر ختم ہوگئی۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں بھی فرماتے ہیں۔ "بجز نبوت مستقلہ کے کوئی کمال ختم نہیں ہوا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کلی طور پر کمالات نبوت کو بند کر دیوے کیونکہ اس مبدا فیض میں بخل و دریغ ممکن نہیں ہے۔"

(مقامات مظہری صد ۸۸)

غرض خاتم النبیین کا مفہوم سمجھنے میں اراکین انجمن حمایت اسلام لاہور نے دانستہ یا نادانستہ سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ اور اپنے لئے ایسا اصل تجویز کیا ہے۔ جس میں ذرہ بھر بھی معقولیت نہیں پائی جاتی۔ اور اسلامی عقائد کے لئے کند چھری کی حیثیت رکھتا ہے۔

تانگہ والے سے جھگڑے کے متعلق احرار کی غلط بیانی

اخبار احسان ۱۲ فروری میں بعنوان "مرزائیوں کی فتنہ پردازی" سراسر کذب و بہتان پر مبنی چند سطور شائع کی گئی ہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ جمعہ کو مولوی احمد علی کے لاہور سے آنے پر احراریوں نے سٹیشن سے دو تانگے کرایہ پر لئے۔ اس دن چونکہ بارش کی وجہ سے راستہ میں پانی تھا اس لئے تانگہ والوں نے ڈبل کرایہ کا مطالبہ کیا۔ مگر احرار ایک تانگہ والا کو جس کا نام بوٹا ہے کرایہ دینے سے انکار کرنے لگے۔ مگر تانگہ والا اپنے مطالبہ پر مصر رہا۔ اس پر احرار اور تانگہ والا میں تکرار ہوا اور آخر احرار کو کرایہ ادا کرنا پڑا۔ چونکہ تانگہ والا بھی غیر احمدی تھا۔ اس لئے کسی احمدی کو اس میں دخل دینے کی نہ ضرورت تھی۔ اور نہ کسی نے دخل دیا۔ مگر احرار نے اپنے اس جھگڑے کو خواہ مخواہ از راہ شرارت احمدیوں کی طرف منسوب کر دیا۔

مفت اخبار جاری کرانے کی ضرورت

ریاسی ریاست جموں میں چند احمدی احباب کی ایک غریب جماعت ہے جسے مخالفین ہر رنگ میں تکلیف پہنچا رہے اور دکھ دے رہے ہیں۔ احرار کے نہایت گندے لٹریچر کی بکثرت اشاعت کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ انہیں احراری افتراپردازیوں کے ذریعہ ورغلاتے رہتے ہیں اس وجہ سے وہاں اخبار الفضل کی سخت ضرورت محسوس کی جارہی ہے چونکہ مقامی احباب قیمت ادا کرنے سے معذور ہیں۔ اس لئے کوئی صاحب توفیق بھائی اگر کچھ عرصہ کے لئے اپنی طرف سے اخبار جاری کرادیں۔ تو بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔ اسی طرح اور بھی کئی ایک مقام کے اصحاب کی درخواستیں مفت اخبار کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ احباب کرام اگر امداد فرمائیں۔ تو ان کے لئے بھی کچھ عرصہ کے لئے اخبار جاری کرادیا جائے۔

سلاطین مغلیہ کی مذہبی رواداری اور عدل گستری

ایک نا قابل تردید تاریخی دستاویز جو بابر نے ہمایوں کیلئے بطور وصیت لکھی

ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے متعلق عناد اور منافرت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلم سلاطین ہندوؤں سے جابرانہ سلوک کرتے رہے۔ اور انہیں جبراً مسلمان بنانے میں مصروف رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ سلطنت مغلیہ کے قریباً تین سو سالہ دور میں اسلام میں اتنے لوگ داخل نہیں ہوئے۔ جتنے حکومت انگریزی کے اس سے بہت کم عرصہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ تاہم فتنہ پرداز مورخوں اور تاریخ کی کتابیں لکھنے والوں نے مغل تاجداروں کو چونکہ نہایت ظالم اور جابر قرار دینے کے لئے بے بنیاد واقعات کا طومار کھڑا کر دیا اس لئے عام ہندو اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ اور اس طرح ہندوستان کی ان دو بڑی قوموں میں مستقل منافرت کی بنیاد پڑ گئی۔ جن کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور جن کے اتحاد پر ہندوستان کی ترقی منحصر ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان الزامات میں جو ان بادشاہوں پر لگائے گئے۔ اصلیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ مغل بادشاہوں کا ہمیشہ یہی مسلک رہا۔ کہ رعایا کے ہر طبقہ سے رواداری کا سلوک کیا جائے۔ اور انہیں احسانات کے بارے ایسا گرویدہ بنایا جائے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ہندوؤں کا سب سے اعلیٰ سب سے طاقتور اور سب سے بڑھکر باغیرت طبقہ یعنی راجپوت نہ صرف مغل حکمرانوں کا نہایت وفادار اور جاں نثار۔ مددگار رہا۔ بلکہ اس نے بڑی خوشی سے اپنی لڑکیاں دے کر تعلقات رشتہ داری پیدا کر لئے۔

دراصل رواداری اور رعیت پروری کی تعلیم سلاطین مغلیہ کو ورثہ میں ملی تھی۔ اور اس کا تازہ ثبوت وہ قیمتی دستاویز ہے۔ جو ایک ہندو مسٹر این۔ سی۔ مہتہ۔ آئی۔ سی۔ ایس نے تحقیق و تدقیق کے بعد بھوپال کی شاہی لائبریری سے برآمد کی ہے۔ یہ دستاویز حکومت مغلیہ کے موسس اعلیٰ ظہیر الدین بابر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ ایک شاہی فرمان ہے۔ جو بابر نے اپنے بیٹے ہمایوں کو بطور وصیت لکھا۔ اخبار سٹیٹسمین کلکتہ کی ۶ / ۷ فروری کی اشاعت میں اس تاریخی دستاویز کی عکسی تصویر شائع ہوئی ہے۔ اور اس کی صحت متعدد قرائن کی بنا پر ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا تر ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

* الحمد للہ ۹۳۵ ہجری۔ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بہادر غازی۔ وصیت نامہ مخفی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی بشہزادہ نصیر الدین محمد ہمایوں طول اللہ عمرہ۔ بہ استحکام سلطنت نوشتہ شد۔ اے فرزند۔ مملکت ہندوستان از مذاہب مختلفہ معمور است۔ بحمد اللہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ بادشاہی آں بتو کرامت فرمود۔ باید کہ تعصبات مذہبی را از لوح دل پاک نمودہ موافق طریق ہر ملت عدل کن۔ خصوصاً از قربانی گاؤ پرہیز کہ تسخیر قلوب اہل ہندوستان است و رعیت ایں ولایت بہ احسانات بادشاہی وابستہ شود۔ و معابد و معبدگاہ ہر قومے کہ زیر فرمان بادشاہی بود خراب مکن۔ چناں عدل گستری اختیار کن کہ شاہ از رعیت و رعیت از بادشاہ آسودہ شود۔ ترقی اسلام از تیغ احسان بہتر است نہ از تیغ ظلم۔ از مناقشات اہل السنت و شیعہ چشم پوشی کن والا ضعف اسلام موجود است۔ و رعیت مختلف العقائد را بطور عناصر اربعہ قائم کن کہ جسم سلطنت از امراض مختلفہ امین باشد۔ و کارنامہ حضرت تیمور صاحب قرانی پیش نظر باید داشت کہ تا امور شہریاری پختہ شود۔ وما علینا الا البلاغ۔ (یکم جمادی الاول ۹۳۵ھ) اس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی کا وصیت نامہ شہزادہ نصیر الدین محمد ہمایوں کو۔ سلطنت کے استحکام کے لئے لکھا گیا

اے میرے بیٹے۔ مملکت ہندوستان مختلف مذاہب سے پر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ کہ اس نے اس ملک کی بادشاہی تجھے بخشی۔ مذہبی تعصبات کو دل کی تختی سے دھو کر ہر مذہب کے طریق کے مطابق تجھے انصاف کرنا چاہئے۔ خصوصاً گائے کی قربانی سے پرہیز کر۔ کیونکہ اس سے ہندوستانیوں کے دلوں کو مسخر کیا جاسکتا ہے۔ اس ملک کی رعایا تیرے احسانات شاہی سے وابستہ ہو جائے۔

مندر اور ہر قوم کی معبد گاہیں جو تیری بادشاہت میں ہیں۔ خراب نہ کی جائیں۔ تو ایسا عدل اختیار کر۔ کہ بادشاہ رعیت سے اور رعیت بادشاہ سے خوش ہو جائے۔ احسان کی تلوار سے اسلام کی ترقی بہتر ہے۔ نہ کہ ظلم کی تلوار سے۔ اہل السنت اور شیعہ کے تنازعوں سے چشم پوشی کر۔ کیونکہ ان میں ضعف اسلام ہے۔ مختلف الخیال رعایا کو اربعہ عناصر کی طرح یک جا کر تاکہ سلطنت کا جسم مختلف امراض سے محفوظ ہو جائے۔ اور حضرت تیمور صاحب قران کا کارنامہ اپنی نظر کے سامنے رکھ۔ تاکہ تو امور سلطنت میں پختہ ہو جائے۔ وما علینا الا البلاغ۔ (یکم جمادی الاول ۹۳۵ھ)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ سلطنت مغلیہ کی بنیاد عدل و انصاف رواداری اور معدلت گستری پر تھی۔ مذہبی اختلاف کی وجہ سے کسی پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جاتا تھا۔ نہ اس بات کی اجازت تھی۔ کہ کسی کو جبراً مسلمان بنایا جائے۔ بلکہ ہندوؤں کی دلجوئی کے لئے گائے ذبح کرنے سے بھی پرہیز کیا جاتا تھا۔ ایسے رعیت پرور اور محسن بادشاہوں پر جو لوگ تعصب اور ظلم وستم کے الزام لگاتے ہیں ان سے بڑھکر احسان ناشناس کون ہوسکتا ہے؟

نظارت بیت المال کی طرف سے آنریری انسپکٹران کا تقرر

(گزشتہ سے پیوستہ)

حلقہ منٹگمری

۳۔ چودھری غلام احمد صاحب پلیڈر جماعت احمدیہ پاکپٹن — (۳) عارف والہ۔ چک ۲۱۵ ای بی۔ منٹگمری
۴۔ چودھری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری — (۴) پاکپٹن۔

حلقہ ملتان

۱۔ چودھری غلام مرتضیٰ صاحب چک ۱۰/۵ ایل ڈاکخانہ جہانیاں۔ — (۱) خانیوال۔ وینا پور۔ جلد آرائیاں
۲۔ شیخ حبیب الرحمٰن صاحب اے ڈی آئی شجاع آباد ضلع ملتان — (۲) سکندر آباد۔ لودھراں۔ ملتان
۳۔ شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان پریذیڈنٹ۔ — (۳) قتال پور۔ دیوا سنگھ۔ علی پور۔ حسن پور ریحانہ شہو۔ کبیر والہ۔ مظفرگڑھ
۴۔ مولوی محمد علی صاحب ساکن چک ۲/۵۷ ڈاکخانہ بوڑیوالہ — (۴) وہاڑی۔ میلسی۔ بوڑیوالہ

حلقہ ڈیرہ غازی خاں

۱۔ چودھری اعظم علی صاحب جج ڈیرہ غازیخاں — (۱) ڈیرہ غازی خاں۔
۲۔ مولوی محمد بخش صاحب ایم اے۔ ڈی آئی ساکن راجن پور — (۲) جام پور۔ راجن پور
۳۔ حکیم عبدالخالق صاحب ڈیرہ غازیخاں — (۳) لنڈ شادن۔ منڈرانی۔ بزدار۔ کوٹ قیصرانی ریتڑہ۔ تمور جھنگی

حلقہ ریاست بہاولپور

۱۔ چودھری لبھ دین صاحب چک ۱۶۶ مراد و چودھری احمد خاں صاحب چک ۱۶۵ مراد ریاست بہاولپور و چودھری خورشید احمد صاحب ساکن چک ۱۱۲ مراد — (۱) چک ۱۱۲ مراد۔ چک ۱۶۶ مراد۔ چک ۱۰۳ ب ۱۰۴۔ چک ۹۳-۹۴ ب ۱۰۴۔ چک ۱۸۵ ب ۱۰۴ گھمبی والا معہ ملحقہ چکوک۔ چک ۱۵۲ ب ۱۰۳ اکرہ۔ چک ۶۳ ب ۱۰۴۔ چک ۵۹ ب ۱۰۴۔ بہاول نگر۔
۲۔ بابو عبداللطیف صاحب ٹرین اگزیمینر سمہ سٹہ۔ — (۲) بہاولپور۔ احمد پور شرقیہ۔ چک ۳۶ ڈیرہ نواب۔

۳۔ حافظ نور الٰہی صاحب کلرک محکمہ نہر رحیم یار خاں — (۳) خانپور۔ رحیم یار خاں۔ بستی شاہ سی دال گگھو والی

حلقہ امرتسر

۱۔ حکیم غلام نبی صاحب ساکن ترپئی — (۱) ترپئی۔ بھوپیہ ووال۔ چک سکندر۔ ہمزہ
۲۔ خانصاحب عبدالمجید خانصاحب ساکن ویروال — (۲) رعیہ۔ بابا بکالا۔ میانی ونڈ
۳۔ چودھری غلام محمد صاحب کرہ یال — (۳) اٹھوال۔ گلانوالی۔ موتلے۔ تھہ غلام نبی۔ بھیسے سنسار گڑھ
۴۔ منشی جھنڈے خان صاحب بھوئے وال۔ — (۴) بھوئے وال

حلقہ شیخوپورہ

۱۔ شیخ محمد انور صاحب امیر جماعت احمدیہ بھینی بمقام موہلنوال ڈاکخانہ نارنگ ضلع لاہور — (۱) جماعت بھینی معہ مضافات۔ شاہ مسکین معہ مضافات نانو ڈوگر۔ خود پور۔ ٹھٹھ۔
۲۔ سید لال شاہ صاحب امیر جماعت آنبہ ڈاکخانہ بھکھی ضلع شیخوپورہ — (۲) آنبہ معہ مضافات۔ کرم پور۔ ننکانہ صاحب۔ شیخوپورہ
۳۔ حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت شاہدرہ — (۳) کرتو۔ دولت پورہ
۴۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب ٹھٹھہ حاجی جلکہ ڈاکخانہ سید والہ ضلع شیخوپورہ — (۴) سید والہ۔ پنڈی چیری
۵۔ چوہدری اعظم علی صاحب بہلولپور ۱۲۷ ضلع لائلپور — (۵) کوٹ رحمت خاں۔ چہور ۱۱ع
(۶) میاں عبدالعزیز صاحب مغل مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور — (۶) شاہدرہ

حلقہ جھنگ

۱۔ مولوی نور محمد صاحب اوورسیر ہیڈ ورکس عبدالحکیم۔ — (۱) بستی وریام
۲۔ مستری حسن الدین صاحب گنج لاہور — (۲) ہانڈو
۳۔ میاں غلام مرتضیٰ صاحب مگھیانہ — (۳) جھنگ
۴۔ مولوی غلام حسین صاحب جھنگ — (۴) مگھیانہ

حلقہ لاہور

۱۔ منشی محب الرحمٰن صاحب — (۱) بھاٹی دروازہ لاہور
۲۔ چودھری عبدالرحیم صاحب مزنگ سعدی پارک — (۲) دہلی دروازہ لاہور
۳۔ صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی صدر بازار — (۳) مزنگ۔
۴۔ ڈاکٹر عبیداللہ صاحب جنرل پوسٹ آفس — (۴) بھاٹی دروازہ
۵۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب — (۵) سول لائن۔
۶۔ میاں محمد یوسف صاحب سعدی پارک مزنگ لاہور — (۶) چھاؤنی لاہور

حلقہ لدھیانہ

(۱) مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ پریذیڈنٹ	جمعٹ - چگن - سلہینے دالی -
(۲) سید محمد حسین شاہ صاحب گرداور قانونگو لدھیانہ	رائےکوٹ
(۳) ماسٹر سعد اللہ صاحب کھنہ خاص ضلع لدھیانہ	علی پور - پائل - سرہند - خان پور - ہربنس پور -
(۴) قریشی عبدالرحمٰن صاحب ماچھیواڑہ - لدھیانہ	چک لوہٹ - غوث گڑھ

حلقہ ریاست پٹیالہ

(۱) خانصاحب عنایت علی خان انسپکٹر آبکاری بھٹنڈہ خاص	برنالہ - مانسہ منڈی - دھوری - سنگرور - نابھہ پٹیالہ -
(۲) چوہدری مہدی حسن خان صاحب سنور خاص	سامانہ - محمود پور - مردڑی -
(۳) شیخ قدرت اللہ صاحب امیر جماعت نابھہ	نور - سنور - بیرادر - انبالہ

حلقہ انبالہ

(۱) سید سردار علی شاہ صاحب وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ روپڑ	اٹرپور - لکودال - بھرتہ - کاٹھگڑھ -

حلقہ ہوشیارپور

(۱) خانصاحب غلام محی الدین صاحب پنشنر سب انسپکٹر رئیس کاٹھگڑھ خاص	کاٹھگڑھ خاص - عالم پور - اجمیر - کیرپاں
(۲) سید میر احمد صاحب ہوشیارپور خاص	سرشت پور - ہنیرم - بھمیاں - خریدپال - اہرانہ مٹیانہ - بیگلانہ -
(۳) چوہدری بھجو خان صاحب سڑوعہ	بگیم پور کنڈی - پنام - گڑھ شنکر - بیرم پور - ماہل پور
(۴) چوہدری عبدالحی خان صاحب کاٹھگڑھ	سڑوعہ - ڈگیام
(۵) چوہدری عبدالرحیم خان صاحب کاٹھگڑھ	حسن پور کلاں
(۶) خانصاحب عبدالمجید خان صاحب پنشنر جج کپورتھلہ	بھاگو ارائیں - لوٹیاں - ڈھلواں -

(۷) سید اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر نور محل خاص	نکودر - صرتکہ - شیخ وال معہ مضافات
(۸) خان بہادر نعمت اللہ خان صاحب ساکن مدار آنریری مجسٹریٹ مدار	جالندھر - چھاؤنی جالندھر -
(۹) حاجی غلام احمد خان صاحب امیر جماعت کریام	لنگڑوعہ - کریم پور - راہوں - پوزیراہوں - اوڑ - مکند پور بنگہ - لنگیری - بہرام -

حلقہ گجرات

(۱) چوہدری رحمت خان صاحب بی اے گجرات	جماعت احمدیہ گجرات
(۲) جمعدار فیروز الدین صاحب کالرہ دیوان سنگھ	دھیر کے کلاں - کنجاہ - شادی وال
(۳) پیر بشیر احمد صاحب گولیکے	جوکے - سدوکے -
(۴) ملک عبدالغنی صاحب کنجاہ	گولیکے
(۵) چوہدری شاہ محمد صاحب پٹیالہ سامیاں	سعد اللہ پور - لنگے - توخیانوالی
(۶) مولوی غلام علی صاحب مدرس سعد اللہ پور	پٹیالہ -
(۷) چوہدری فضل احمد صاحب اے ڈی آئی گجرات	فتح پور - کھوکھر غربی
(۸) ڈاکٹر کریم الدین صاحب دولت نگر	جلیسر معہ مضافات
(۹) سید محمد شاہ صاحب فتح پور	لگرائی - بھوا - کڑیانوالہ - عالم گڑھ - جلالپور جٹاں بھوپاں -
(۱۰) چوہدری محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت فتح پور	شیخ پور - سوک کلاں -
(۱۱) منشی میراں بخش صاحب شیخ پور	نسووالی - سوہل
(۱۲) حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ	جوڑا کرنانہ - دیوناماجرہ - ڈنگہ - جہلم
(۱۳) مولوی عبدالعزیز صاحب چک سکندر	لالہ موسیٰ
(۱۴) چوہدری فضل داد صاحب پٹواری دھوریا	کھاریاں -

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی کرم ولد بابا ذات سیرا سکنہ چک ۲۲۸ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسماۃ فاطمہ بیوہ داؤد ذات سیال جنجیانہ سکنہ کوٹ سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیان اللہ دتا و اللہ بخش پسران محمد ذات ترہ کا سکنہ ترکا تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۷/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام ۱۸ ہزاری برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد عبداللہ پسران محمد ذات سیال سکنہ کوٹ خیرا تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شبیر ولد سلطان ذات اداں سکنہ مراد والہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمات بھاگن بیوہ صالحوں ذات نول سکنہ کوٹ سہائے سنگھ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۶/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ممتاز خاں ولد گاہنوں خاں ذات بلوچ سکنہ جبالی خورد تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۸/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام ۱۸ ہزاری برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم ولد بگھو ذات رجوکہ سکنہ چک ۲۱۳ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی دریام ولد شمیر ذات سیال رجبانہ سکنہ جھور جبانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۵/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نتھو ولد حاکو ذات ارائیں سکنہ چک ۱۵۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ذوالفقار ولد قاسم ذات سرہانہ سیال سکنہ بستی نصرت تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۴/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام ۱۸ ہزاری برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بہادر ولد نتھو ذات موچی سکنہ قاضیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۳/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

وصیت نمبر ۴۸۰۸

منکہ طالع بی بی زوجہ عبداللہ احمدی قوم کمبوہ کا چدڑ پیشہ زراعت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن کالیہ ڈاکخانہ بھکھی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱۲-۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ضلع گورداسپور کرتی ہوں مہر مبلغ ۱۲۰/- روپیہ زیورات قیمتی ۲۰۰/- روپیہ کل مبلغ ۳۲۰/- روپیہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ۳۲/- روپیہ نقد داخل خزانہ کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:- انگوٹھا طالع بی بی زوجہ عبداللہ احمدی سکنہ کالیہ ڈاکخانہ بھکھی۔ گواہ شد بقلم خود سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ بھکھی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد انگوٹھا [illegible] ساکن [illegible] ضلع شیخوپورہ

سائز اشتہار	ایک ہزار	دو ہزار	چار ہزار
۵½ × ۴½	۱-۰-۰	۲-۰-۰	۳-۴-۰
۹ × ۵½	۲-۰-۰	۳-۸-۰	۵-۰-۰
۱۱ × ۹	۳-۸-۰	۵-۰-۰	۷-۸-۰
۱۸ × ۱۱	۵-۰-۰	۷-۸-۰	

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جنیوا ۱۲ فروری۔ [illegible] جن تیل کی درآمد پر پابندیاں عائد کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے [illegible] نے فیصلہ کیا ہے۔ اگر [illegible] سے انکار کرے [illegible] نہیں ہو سکتی۔

عدیس آبابا ۱۲ فروری۔ ہرار کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حبشی افواج نے ایک زبردست جنگ کے بعد اطالویوں کو گرنتی سے جو ساحل سے جنوب مشرق میں پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے مار بھگایا۔ اس جنگ میں طرفین کو بھاری نقصانات برداشت کرنے پڑے۔

لنڈن ۱۳ فروری۔ اڈنبرا میں ہندوستان کے آئندہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ [illegible] بہتر ہیں جن میں بہت کم ایسے انسان ہیں جنہیں اپنے عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے اپنے کام کی نوعیت کو جاننے کا اس سے بہتر موقع ملا ہو۔ مجھے یہ اندازہ لگانے کا موقع مل گیا ہے۔ کہ میں کون کون سی خدمات سرانجام دے سکوں گا اور ان خدمات کی بجا آوری میں مجھے کس قدر محنت کرنی پڑے گی۔ مجھے امید واثق ہے۔ کہ ہندوستان کی خدمت بجا لانے کی مخلصانہ کوششوں میں مجھے ہندوستانیوں کی اکثریت اور ہم وطنوں کے اعتماد سے تقویت ملے گی۔

لنڈن ۱۳ فروری۔ کل ایک اطالوی جہاز نے برٹش ریڈ کراس ایمبولینس پر بم برسائے۔ اور دو برطانوی ایمبولینس لاریوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ ہوائی جہاز نے کئی میلوں تک لاریوں کا تعاقب کیا۔ لیکن وہ انہیں نقصان نہ پہنچا سکا۔

اسکندریہ ۱۲ فروری۔ شاہ فواد نے جبری فوجی بھرتی کے متعلق نئے قانون کی منظوری دیدی ہے۔ اب فوجی ملازمت تمام مصریوں کے لئے لازمی ہوگی۔

بمبئی ۱۲ فروری۔ آج بمبئی کے کپڑے کے ایک کارخانہ میں ۰۰۵ مزدوروں نے کارخانہ کے نئے قواعد کے خلاف بطور احتجاج کام کرنے سے انکار کر دیا۔ ہڑتال کو جاری رکھنے کے لئے مزدوروں نے ایک کمیٹی مرتب کر لی ہے۔

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ کل معاہدہ اوٹاوہ کے متعلق آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب جنہیں ہندو کانگرس ممبر کے مکان پر ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ [illegible] مسٹر جناح۔ مسٹر نوودی [illegible] اور مسٹر چیمبرز نے شمولیت کی گفتگو دو گھنٹہ تک جاری رہی اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ مالی بل کی منظوری کے بعد معاہدہ اوٹاوہ پر بحث کے لئے تین دن وقف کئے جائیں۔ اس فیصلہ کے رو سے معاہدہ اوٹاوہ کی بحث مارچ کے اختتام تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ آج تحریک مسجد شہید گنج کے ڈکٹیٹر چوہدری مولا بخش اور مسٹر یعقوب بیگ کو دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کے الزام میں مسٹر ترنیدر سنگھ سٹی مجسٹریٹ نے چھ چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔ اور رہائی کے بعد ایک سال کے لئے تین تین ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا۔

کلکتہ ۱۲ فروری۔ بلوچستان کے ایک مسلمان رکن پر آج اجلاس سے چند منٹ پیشتر کارپوریشن کے کونسلرز کمرہ میں حملہ ہوا۔ اس سلسلہ میں تین مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس رکن نے پہلے استعفیٰ دے کر واپس لے لیا تھا۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ برطانیہ ملک کے دفاع کے لئے تین کروڑ پونڈ صرف کرے گا۔

لاہور ۱۳ فروری۔ مولانا سید حبیب شہید گنج کے سلسلہ میں مسٹر جناح سے ملاقات کرنے کے لئے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔

پٹنہ ۱۲ فروری۔ زلزلہ کے جھٹکے ابھی تک محسوس کئے جا رہے ہیں۔ کل صبح گذشتہ دو بجے جھٹکا محسوس کیا گیا۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کلکتہ اور بمبئی کے آلات زلزلہ نما نے بھی زلزلہ محسوس کیا۔ بنگال اور آسام کے مختلف شہروں میں بھی زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ جس سے لوگوں میں خوف و ہراس کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے بعد ان کے بیٹے مسٹر میلکم میکڈانلڈ بھی روس شائر کی نمائندگی کے لئے پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔

پشاور ۱۲ فروری۔ سر عبد القیوم وزیر تعلیم صوبہ سرحد ۲۳ فروری کو اپنے دفتر میں لیجسلیٹو کونسل کے ہندو اور سکھ ارکان سے ملاقات کر کے اس امر کے متعلق بحث کریں گے جو [illegible]

اور گورکھی کے متعلق جاری کیا گیا تھا۔

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں مسودہ قانون ہجرت پر بحث کی گئی۔ بعض ارکان حکومت کی ترمیم کی مخالفت کی اور کہا۔ کہ یہ مسودہ نہ صرف ہنگامی ہڑتالیں ختم کر دیگا بلکہ اس سے باقاعدہ ہڑتالوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ بالآخر یہ ترمیم ۴۴ کے مقابلہ میں ۶۵ آراء سے منظور ہو گئی۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ جزائر برطانیہ میں سخت سردی کے باعث ۱۴ اموات واقع ہو گئیں۔ دریائے ٹیمز کا پانی کنارے سے ایک میل تک جم گیا ہے۔

ملتان ۱۲ فروری۔ بہاولپور کے حالات کی تحقیقات کے لئے پنجاب ہندو سبھا کا ایک وفد بہاولپور جا رہا ہے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ آج سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پانچ رضاکاروں اور ڈکٹیٹر چہارم مسمی محمد علی کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ انہیں کل چوک ہیرا منڈی میں گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت نے محمد علی ڈکٹیٹر کو ایک سال کے لئے پانسو روپیہ ضمانت مچلکہ داخل کرنے کا حکم دیا۔ ایک رضاکار کو تین سو اور باقی چار سے دو دو سو روپیہ مچلکہ و ضمانت نیک چلنی ایک سال کے لئے طلب کی ملزم بصورت عدم ادائیگی ضمانت قید محض کے طور پر جیل چلے گئے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ مسٹر ڈی ویلرا کے فرزند کی وفات پر ملک معظم ایڈورڈ ہشتم نے ہائی کمشنر آئرلینڈ متعین لنڈن کو مطلع کیا ہے۔ کہ اس حادثہ کے متعلق مسٹر ڈی ویلرا سے ان کی طرف سے افسوس کا اظہار کر دیں۔

بنارس ۱۲ فروری۔ بنارس میں ایک انگریز نے پیدل چلنے کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔ آج نو بجے تک ۱ سے پیدل چلتے ۱۵۵ گھنٹے ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ اٹلی کے خلاف پابندیوں کے متعلق سر جیمز گرگ نے ایوان کو بتلایا کہ توپ ٹینک وغیرہ ہندوستانی اسلحہ خانوں میں تیار کئے گئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی چیز ہندوستان سے باہر نہیں بھیجی جاتی۔

روما ۱۲ فروری۔ اٹلی کی سرکاری رپورٹ

[illegible] ظاہر ہے کہ ماہ جنوری میں جنگ حبشہ کے دوران [illegible] اطالوی مارے گئے [illegible] [illegible] اٹلی آئے [illegible] [illegible] چار ہزار [illegible] بھیجا گیا۔

نیو یارک ۱۲ فروری۔ امریکہ کے کئی ایک گاؤں برف سے ڈھپ گئے ہیں۔ ایک مقام پر درجہ حرارت صفر سے ۵۲ درجے کم ہو گیا ہے۔ سڑکیں اور ریلوے گاڑیاں رک گئی ہیں۔ پوٹومک دریا میں برف کی وجہ سے طغیانی آنے کا خطرہ ہے۔ ڈر ہے کہ کہیں شہر واشنگٹن تباہ نہ ہو جائے۔

لاہور ۱۱ فروری۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب جو چند دن سے بعارضہ فالج فراش تھے۔ کل شب فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

امرتسر ۱۲ فروری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے نخود تیار ۱ روپیہ ۱۵ آنے ۹ پائی سونا ڈلی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی ڈلی ۵۰ روپے ۸ آنے ہے۔

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ مسٹر [illegible] نے اسمبلی میں سوال کیا۔ کہ کیا گورنمنٹ نے زراعتی ترقی کے لئے صوبجاتی حکومتوں کو دس یا پانچ سالہ سکیم تیار کرنے کے متعلق ہدایات جاری کی ہیں۔ سر جی ایس باجپائی نے جواب میں کہا۔ کہ سکیم تیار کرنے کے کام کا انحصار مقامی حکومتوں پر ہے حکومت ہند کو کسی ایسی صوبجاتی سکیم کا علم نہیں جو کہ مفید کام ہر صوبہ میں کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ چند سال میں حکومت ہند نے امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کو ۹۰ لاکھ روپیہ دیا ہے کہ فصل کو بہتر بنانے کے لئے گورنمنٹ مختلف صوبجاتی حکومتوں کو دس لاکھ روپیہ دے چکی ہے۔ اور اصلاح دیہات کے لئے جو ایک کروڑ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ اس میں ۵۶۰۰۰ روپیہ زراعت کی ترقی پر خرچ کیا جا چکا ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری دارالامراء میں لارڈ ہیلی فیکس (لارڈ ارون) نے بیان کیا کہ ہندوستان کے متعلق آرڈر ان کونسل پر کل انڈیا آرڈر کمیٹی غور کرے گی۔ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے پر دارالعوام میں زیر بحث آسکے گی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایک برطانوی اخبار کا نامہ نگار برلن لکھتا ہے کہ ڈاکٹروں نے ہر ہٹلر کے معائنہ کے بعد بیان کیا ہے کہ ان کے گلے کا نقص پیدا ہو گیا ہے اس لئے اس کے سیاسی میدان سے کم

Digitized by Khilafat Library Rabwah
نارتھ ویسٹرن ریلوے
ریلوے کا ششماہی ٹائم ٹیبل شمالی ہندوستان میں اشتہارات کیلئے بہترین ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہے
ہر سال ایک لاکھ اشخاص اسے خریدتے ہیں۔ اور انکے علاوہ ہزاروں لوگ اس کا حوالہ دیتے ہیں۔ اسکی کاپیاں ہر
اس جہاز پر جو پورٹ سعید سے مشرق کی طرف روانہ ہوتا ہے رکھی جاتی ہیں۔ اشتہارات کے لئے نمایاں جگہیں
حاصل کی جاسکتی ہیں۔ لمبے عرصہ کے اشتہارات رعایتی اجرتوں پر درج ہوتے ہیں ؛
تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں ؛
(چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور)
عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد
"دلروز" رجسٹرڈ
ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے
طاہر الدین اینڈ سنز انار کلی لاہور
فوٹو آرٹ کمپنی لاہور
بلاک میکر
پنجاب میں سب سے پہلے بلاک بنانے کا فخر اسی کمپنی کو حاصل ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے
تمام ہندوستان میں شہرت حاصل کر چکی ہے
اس میں ہر قسم کے رنگین و سادہ بلاک نہایت احتیاط اور صفائی سے
واجبی نرخوں پر
تیار کئے جاتے ہیں نیز سادہ و رنگین چھپائی کا کام دیدہ زیب اور
مقابلتاً ارزاں کیا جاتا ہے
ایک بار آزمائش کر کے ہمارے دعوے کی تصدیق اور اپنا اطمینان کر لیجئے